روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 24 فروری 2015ء 4 جمادی الاول 1436 ہجری 24 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 45

خدا سے پیوند

اگرچہ مجھ کو بس تجھ سے ہے پیوند　　دیے ہیں تو نے مجھ کو چار فرزند
کرم سے ان پہ کر راہِ بدی بند　　بنا ان کو نِکوکار و خِرد مند
کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند　　ہدایت کر انہیں میرے خداوند
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جماعت احمدیہ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، پیشگوئی سے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات

یہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی عظمت کے لئے ظاہر فرمایا

پیشگوئی کے مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود کی ذات میں بڑی شان سے پورے ہوئے اور دین حق کی شان بڑھا رہے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 فروری 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ میں 20 فروری یوم مصلح موعود کے حوالے سے پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ اقتباسات پیش فرمائے۔ پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ غیروں کی طرف سے دین حق پر شورش اور حملے انتہا تک پہنچنے پر حضرت مسیح موعود نے 1886ء میں ہوشیار پور کے ایک مکان میں چلہ کشی فرمائی اور 40 تک دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اپنے خدا سے دعائیں مانگیں، خدا تعالیٰ سے اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نتیجے میں ایک غیر معمولی نشان کی آپ کو خبر دی اور وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورے کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان سے پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا۔ جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا۔ وہ دین حق کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا، کلام الٰہی کے معارف لوگوں کو سمجھائے گا، وہ رحمت اور فضل کا نشان ہوگا اور وہ دینی و دنیاوی علوم جو دین کی اشاعت کے لئے ضروری ہیں اسے عطا کئے جائیں گے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ صرف ایک پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین حق کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ ایک رؤیا کی پیشگوئی مصلح موعود کے ساتھ مماثلت بیان فرمائی اور فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ہی اس پیشگوئی کے مصداق تھے۔ حضور انور نے پیشگوئی کے بعض پہلو بیان فرمائے۔ پیشگوئی کے الفاظ کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا'' کے بارے میں خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک دنیا اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ علوم باطنی سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے جس کو وہ اپنے خاص بندوں پر ظاہر کرتا ہے، جنہیں وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کر سکیں۔ سو اس شق میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص عنایت فرمائی ہے اور سینکڑوں خوابیں ایسی ہیں اور الہام مجھے ہوئے ہیں جو علوم غیب پر مشتمل ہیں۔ پھر پیشگوئی میں لکھا ہے کہ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا''۔ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہوں۔ آپ نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر پیشگوئی میں یہ بھی تھا کہ ''وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا''۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دنیا کے اطراف میں دین حق کو پھیلانے کے لئے مشن قائم کر دیئے، جیسا کہ پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ ''وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا''۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ کئی ممالک میں مشن قائم کروں چنانچہ میں نے اپنی خلافت کے ابتداء میں ہی انگلستان، سیلون اور ماریشس میں احمدیہ مشن قائم کئے اور پھر یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا اور دنیا کے کئی ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ غرض دنیا کی کوئی قوم ایسی نہیں جو آج جماعت احمدیہ سے واقف نہ ہو۔ چونکہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ اس سلسلہ کو پھیلائے گا اور میرے ذریعہ سے اس کو دنیا کے کناروں تک شہرت دے گا۔ اس لئے اس نے اپنے فضل و کرم سے ان تمام مقامات میں احمدیت کو پہنچایا بلکہ بعض مقامات پر بڑی بڑی جماعتیں قائم کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی کے تو مختلف حصے ہیں جو حضرت مصلح موعود میں بڑی شان سے پورے ہوئے، کئی مرتبہ پورے ہوئے، مختلف جگہوں پر پورے ہوئے، حضرت مسیح موعود کی سچائی کو ظاہر کرتے اور دین حق کی شان کو بڑھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت ہمیشہ برساتا رہے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری مربی سلسلہ کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور خدمات دینیہ کا تذکرہ کر کے دعائے مغفرت فرمائی اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

معصیت سے بچو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر یعنی چھوٹے گناہ سہل انگاری سے کبائر یعنی بڑے گناہ ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7)

واقفین عارضی کی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

''عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ...... جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کیلئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء ص 14)

نیز اپنے ایک خطبہ جمعہ آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

''بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں ہوتے جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہیئے۔ ان دوستوں سے ایسے احباب کی اصلاح وارشاد کا کام بھی لیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا کہ وہ ایسی جماعتوں کے سست اور غافل افراد کو چست کرنے کی کوشش کریں۔''

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

(مرسلہ: ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آرہے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو

ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے

ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں

ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہوگا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرمادیئے ہیں۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کی بیان فرمودہ شرائط بیعت کے حوالہ سے افراد جماعت کو نہایت اہم نصائح

مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب آف بھڑی شاہ رحمان کی شہادت۔ مکرمہ شہزادے ستانوسکا صاحبہ آف مقدونیہ کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 جنوری 2015ء بمطابق 2 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آرہے ہیں۔ فیکسیں بھی اور زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہوگا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرمادیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرمادیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے ...... کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

بہرحال ان باتوں کی تھوڑی سی تفصیل یاددہانی کے طور پر آج مَیں بیان کروں گا۔ یہ یاددہانی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتا رہنا چاہئے۔

پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی ہے وہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ایک مومن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور شرک کا تو دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ یہ کس طرح

ہوسکتا ہے کہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی بات مانے۔ لیکن نہیں جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعودؑ توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مومن کے ایمان کو کمزور کردیتا ہے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگہ میں بُت ہے۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے جن تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا، انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتادے گا۔

پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

کون عقلمند انسان ہے جو کہے کہ جھوٹ اچھی چیز ہے یا جھوٹ بولنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ''انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

پس نفسانی غرض ہو، کوئی مفاد ہو تبھی انسان جھوٹ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ جان مال یا آبرو کو خطرہ ہو پھر بھی جھوٹ نہ بولے اور سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ جھوٹے اور سچے کا تو پتا ہی اس وقت چلتا ہے جب کوئی ابتلا درپیش ہو۔ ذاتی مفاد متاثر ہونے کا خطرہ ہو لیکن پھر بھی اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے۔ اپنے ذاتی مفادات کو سچائی پر قربان کردے۔

آجکل یہاں اور یورپین ممالک میں بھی اسائلم کے لئے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانی لکھواتے ہیں اور پھر بھی بعضوں کے بلکہ بہت ساروں کے کیس reject ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی اور یہاں بھی جماعتی طور پر وکیلوں کی ایک مرکزی ٹیم ہے۔ وہ اسائلم لینے والوں کی مدد کرتی ہے۔ ان کو وکیلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے یا انہیں بعض ایسی ضروری باتیں بتاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں جو اُن کے کیس کے لئے مفید ہوں۔ کئی مرتبہ ہوا ہے کہ مجھے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ فلاں کا کیس اس لئے reject ہوا ہے کہ بے انتہا جھوٹ تھا۔ صرف ایک دنیاوی مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جھوٹ اور شرک کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر کے بیان فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح بعض benefits لینے کے لئے غلط بیانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ''جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس اس باریکی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ: ''زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

اب آجکل ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے، خیالات کا بھی زنا ہے، پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ کئی عورتیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں اور بیٹھ کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض مرد بھی اپنی بیویوں کے بارے میں لکھتے ہیں اور پھر نتیجۃً خلع اور طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ یا انہی فلموں کی وجہ سے جانوروں سے بھی زیادہ بدترین بن جاتے ہیں۔ احمدی معاشرہ عموماً تو اس سے بچا ہوا ہے۔ شاذ و نادر کے سوا کوئی ایسے واقعات نہیں ہوتے لیکن اگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس گند سے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر کسی پاکیزگی کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بدنظری سے بچوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں غضِ بصر کا حکم دیا ہے تاکہ بدنظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب الجهاد، باب فی الذی یسهر ...... الخ حدیث 2404 صفحہ 773۔ مطبوعہ دارالمعرفة بیروت 2000ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں......'' فرماتے ہیں: ''ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔'' (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343)

آپ نے فرمایا کہ: ''(دین) نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مَردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مَردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضِ بصر کا۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 346۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اس بات پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔

پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلنا فسق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''گالی گلوچ کرنا فسق ہے۔'' (سنن ابن ماجه باب اجتناب البدع والجدل حدیث 46)

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ''قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہئے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 367۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ''جب یہ'' (یعنی ......) ''فسق و فجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آگئی اور دنیا اور اس کی زیب و زینت میں ہی گم ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کرایا۔''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 133۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل بھی دنیا کا، (-) کا یہی حال ہے۔

پھر ایک عہد بیعت کرنے والے سے یہ لیا گیا ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ظلم ایک انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی کا حق غلط طریق سے دبانا بہت بڑا ظلم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کون سا ظلم سب سے بڑا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے۔ فرمایا اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے از راہِ ظلم لیا ہوگا تو اس کے نیچے کی زمین کے جملہ طبقات کا طوق بن کر قیامت

کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 61 مسند عبد اللہ بن مسعود حدیث 3772 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

یعنی اس زمین کے نیچے گہرائی تک جتنی زمین ہے، (اللہ جانتا ہے کتنی زمین ہے) اس کا ایک طوق بنے گا اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ وہ لوگ جو مقدمات میں اناؤں کی وجہ سے یا ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اور خیانت نہ کرنے کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیش فرمایا؟ فرمایا اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ حدیث 3535)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے ہیں۔ کوئی عذر نہیں کہ فلاں کی امانت میں نے اس لئے قبضے میں کر لی یا اس کی چیز دبا لی کہ اس نے فلاں وقت میرے ساتھ خیانت کا معاملہ کیا تھا۔ اپنے حقوق کے لئے قضا یا اگر دوسرا فریق غیر از جماعت ہے تو عدالت میں جاؤ۔ اگر جماعت کہتی ہے تو عدالت میں جائیں لیکن خیانت کا تصور ہی مومن کے ایمان کی بنیاد ہلا دیتا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اپنوں کے ساتھ جھگڑوں اور فساد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غیروں سے جو ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں ان سے بھی سلوک میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ کیا ہے؟

فرمایا: ''وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو......''۔ فرمایا: ''دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو......'' فرمایا: ''جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 204-203۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نہ اپنوں سے (جھگڑیں) نہ غیروں سے۔ ہم میں سے وہ لوگ جو (لڑائی جھگڑا کرنے والے ہیں) اگر بیویوں کے ساتھ سلوک میں یا اپنے بھائیوں کے ساتھ تعلقات میں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے ساتھ سلوک میں حضرت مسیح موعود کی اس نصیحت کو سامنے رکھیں تو تھوڑے بہت معاملات بھی جو ان شکایات کے سامنے آتے ہیں یہ بھی نہ آئیں۔ یا کم از کم ان میں غیر معمولی کمی واقع ہو جائے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہ باغیانہ رویہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومت وقت کے۔ حضرت مسیح موعود نے ایسے رویوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ دین میں دخل اندازی کے علاوہ حکومت وقت کے باقی احکامات کے خلاف ایسے رویے دکھانا جو خود کو قانون شکن بنا رہے ہوں یا دوسروں کو قانون کے خلاف بھڑکا سکتے ہوں یہ (دینی) طریق نہیں ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کا بھی عہد کرو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پہلے بھی میں نے بتایا کہ آجکل ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے نفسانی جوشوں سے مغلوب ہونے کے بہت سے مواقع ہیں۔ پھر لڑائی جھگڑے، دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔ پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اس بات کا بھی عہد کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

دس سال کے عمر کے بچے پر بھی نماز فرض ہے۔ پس والدین کو اس کی نگرانی کی ضرورت ہے اور اس نگرانی کا حق تبھی ادا ہو گا جب خود والدین نمازوں میں نمونہ ہوں گے۔ بہت ساری شکایتیں میرے پاس آتی ہیں۔ بعض بچے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے والدین نماز نہیں پڑھتے یا بیویاں کہتی ہیں کہ خاوند نماز نہیں پڑھتے۔ بچے کیا نمونہ دیکھ رہے ہوں گے؟ مردوں کے لئے پانچ وقت کی نماز شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا مطلب ہے کہ (بیت) جا کر با جماعت نماز ادا کریں سوائے بیماری یا کسی بھی خاص جائز عذر کے۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو ہماری (بیوت) نمازیوں سے بھر جائیں۔ صرف عہدیداران ہی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔ اس بارے میں میں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں لیکن ابھی بھی بہت کمی ہے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو اس بارے میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 254 ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی کو بہت بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے اور برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے''۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 112 حدیث 3549)

پس نہ صرف روحانی علاج ہے بلکہ جسمانی علاج بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 245۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ......حدیث 849)

پس بڑی اہمیت ہے درود کی اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی درود انتہائی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی بہت زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کے لئے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور ان راہوں سے رزق دیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (سنن ابی داؤد- کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو...... استغفار کرتا رہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہمیت کو بھی ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پھر ہم سے یہ عہد لیا کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو ہم یاد رکھیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت مسیح موعود سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث نمبر 1894)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر یہ ادا نہیں کر پاتا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد6 صفحہ 297 مسند نعمان بن بشیرؓ حدیث 18640 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس اللہ تعالیٰ کی حمد کو اس طرح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی ممنون احسان رہیں۔

پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد ہے کہ (مومنوں) کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

جس حد تک عفو کا سلوک ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ لیکن اگر مجبوری سے کسی کے حد سے زیادہ تکلیف دہ رویے کی وجہ سے اصلاح کی خاطر، ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں، غصے کی وجہ سے نہیں بلکہ اصلاح کی خاطر کسی کو سزا دینی ضروری ہے تو پھر اپنے ہاتھ میں معاملہ نہیں لینا بلکہ حکام تک بات پہنچانی ہے۔ جو اصلاح بھی کرنی ہے صاحب اختیار نے کرنی ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اصلاح کرتا پھرے۔ خود کسی سے بدلے نہیں لینے۔ عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنانا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا کام بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے ہی خاص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی اور مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ، رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کے ثواب کو حاصل کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھدو الرقاق باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 7500)

پس ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دوڑنا ایک مومن کا کام ہے۔

اور جب یہ ہو گا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سب وشتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔‘‘ (انوارالاسلام، روحانی خزائن جلد9 صفحہ 24)

پس ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت مسیح موعود کا بن کر رہنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے ......اور دکھ اور ذلت بھی دیئے جائیں تو کبھی اس کی پرواہ نہیں کرنی یہ ہمارا عہد ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علیٰ صلح جور...... حدیث 2697)

پس اس بارے میں ہر وقت ہمیں بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ آجکل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسوم و رواج پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر، دوسروں کو دیکھ کر ان رسوم میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس بارے میں تفصیل سے بھی ایک دفعہ میں بتا چکا ہوں۔ سیکرٹریان تربیت اور لجنہ کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے یہ باتیں رکھتے رہیں تا کہ غیر مقبول فعل سے افراد جماعت بچتے رہیں۔

پھر یہ عہد ہے کہ کبھی ہوا و ہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’جو کوئی اپنے ربّ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنافی اللہ ہونا ہے اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے اسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد7 صفحہ 413 تا414۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کروں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 26)

پھر یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 125۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے تکبّر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ پھر فرمایا: ’’میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے‘‘۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اور انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا، اس کو بلند کر دے گا اور یہاں تک کہ اس کو علیین میں جگہ دے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 191 مسند ابی سعید الخدریؓ حدیث نمبر 11747 مطبوعہ بیروت 1998ء)

عاجزی انکساری اختیار کرنے سے ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔ اگر یہ مسلسل رہے تو یہاں تک بلند ہوتا جائے گا کہ جنتوں کے جو اعلیٰ ترین معیار ہیں ان میں جگہ دے دے گا۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خلقی اپنا شیوہ بنائیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس کو بھی ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں: ’’اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 54۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ دین کی عزت اور ہمدردیٔ (دین) کو اپنی جان مال عزت اور اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو اللہ تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے...... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 284-285۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں: ’’جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے‘‘۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 62-61)

پس دنیا کی روحانی ترقی کے لئے کوشش بھی بنی نوع کو فائدہ پہنچانے میں داخل ہے اور مادی اور روحانی فائدہ پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ پس جہاں ظاہری ہمدردی اور مدد پہنچانی ہے، انہیں فائدہ پہنچانا ہے، خدمت خلق کرنی ہے، وہاں (دعوت الی اللہ) بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر یہ عہد آپ نے لیا کہ آپ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی، علمی، روحانی اور عملی تربیت کے لئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے لئے ہیں۔ جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں کہ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہو سکتی ہے، نہ ہماری اکائی قائم رہ سکتی ہے۔

پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستورالعمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سے صرف نظر فرماتے ہوئے ہماری گزشتہ سال کی کمزوریوں کو معاف فرمائے اور اس سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ بھرپور کوشش کے ساتھ اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود کی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج نمازوں کے بعد میں دو غائب جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے...... بھائی مکرم لقمان شہزاد صاحب ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کا ہے۔ آپ کوٹھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ میں مخالفین احمدیت نے مورخہ 27 دسمبر کو صبح بعد نماز فجر فائرنگ کر کے...... کر دیا......۔

لقمان شہزاد صاحب کو اپنے خاندان میں اکیلے ہی بیعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ (-) مرحوم نے 27 نومبر 2007ء کو بیعت کر کے نظام جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ بیعت سے قبل (-) مرحوم کا علاقے کے احمدی احباب کے ساتھ کافی ملنا جلنا تھا۔ ٹھڑی شاہ رحمان کے صدر جماعت مکرم سلطان احمد صاحب کو گاؤں کے لوگوں کے ساتھ مذاکرے کرتے دیکھ کر اور جماعت کی کامیابی دیکھ کر اور دلائل سن کر ان کا صدر صاحب کے ساتھ تعلق مزید گہرا ہو گیا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے کے پروگرام بالعموم سنا کرتے تھے اور میرے خطبات خاص طور پر سننا شروع کئے۔ یہی عمل آپ کی قبولیت احمدیت کا سبب بنا۔ احمدیت کی قبولیت کے بعد آپ کو شدید مخالفانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفین نے احمدیت سے دستبردار کروانے کی کوشش میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ (-) مرحوم کو تشدد اور دھمکیوں کے علاوہ بہت سے (-) ملایا گیا۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ کوئی (-) آپ کے سامنے ٹِک نہ سکا۔ ایک مرتبہ آپ کے پھوپھا زبردستی آپ کو مقامی مسجد میں لے گئے جہاں چند (-) بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے احمدیت سے دستبرداری کے اصرار پر...... مرحوم نے کہا کہ اگر یہ لوگ دلائل سے ثابت کر دیں کہ جماعت احمدیہ جھوٹی ہے تو میں انکار کر دوں گا۔ جس پر...... نے کہا کہ اب بحث کا وقت ختم ہو گیا۔ تم صرف جماعت سے انکار کا اعلان کرو۔ کوئی بحث نہیں ہم نے کرنی۔ دلیل کوئی نہیں۔ شہید مرحوم کے نہ ماننے پر ان کے پھوپھا اور وہاں موجود...... لوگوں نے ڈنڈوں وغیرہ سے مارنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے آپ کی ریڑھ کی ہڈی کو شدید چوٹ آئی اور شدید زخمی ہو گئے۔ مخالفین مارتے مارتے آپ کو ایک گاڑی میں ڈال کر آپ کے چچا کے پاس لے گئے اور جانوروں کے باڑے میں بند کر دیا۔ ان کی والدہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو ان کے چچا کے ڈیرے پر پہنچیں اور اپنے بیٹے کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا۔ ان کی والدہ کو بھی تھپڑ مارا حالانکہ وہ غیر احمدی تھیں۔ والدہ کے بار بار اصرار پر...... مرحوم کو ان کی والدہ کے حوالے کر دیا گیا اور ساتھ ہی کہا کہ آج کے بعد ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

...... مرحوم کی بیعت کے ایک سال بعد رشتہ داروں نے ان کو زبردستی ان کے والد کے پاس سعودی عرب بھجوا دیا تا کہ احمدیت سے دستبردار کیا جا سکے۔ سعودی عرب میں بھی آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کیا گیا کیونکہ رشتہ داروں کی طرف سے آپ کے سعودی عرب پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے احمدی ہونے کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ ...... مرحوم نے سعودی عرب میں بھی جماعت کی تلاش جاری

رکھی۔ کئی ماہ کی کوششوں کے بعد ایک انڈین احمدی دوست کے توسط سے جماعت سے رابطہ ہوا۔ شہید مرحوم اس بات پر بہت خوش ہوئے اور وہاں قیام کے دوران مرحوم کو حج کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ تین سال کے بعد ......سعودی عرب سے واپس آ گئے۔ اپنا زمینداره شروع کر دیا۔ 26 نومبر 2014ء کو بھڑی شاہ رحمان میں مخالفین جماعت نے ......احباب جماعت کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتوے دیئے اور لقمان شہزاد صاحب کے خلاف بالخصوص لوگوں کو بھڑکایا۔ اس کانفرنس کے بعد آپ کو مخالفین کی طرف سے مسلسل دھمکیوں کا سامنا تھا۔ بالآخر 27 دسمبر کو جب آپ فجر کی نماز ادا کر کے اپنے ڈیرہ پر جا رہے تھے تو مخالفین نے تعاقب کر کے پیچھے سے سر میں گولی ماری جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستے میں جام......نوش فرمائی۔ (-)۔

مرحوم 5۔ اپریل 1989ء (eighty nine) کو پیدا ہوئے۔ مرحوم نہایت ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس، ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ اس وقت جماعت احمدیہ بھڑی شاہ رحمان میں سیکرٹر مال کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے کرتے تھے۔ مرحوم کو (دعوت الی اللہ) کا بہت شوق تھا۔ آپ احمدی دوستوں سے کہا کرتے تھے کہ میرا تو وہ دوست ہے جو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرے۔ ......مرحوم کہا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت سکون آئے گا جب اپنے سارے گھر والوں کو جماعت میں شامل کرلوں گا۔ آپ کی وفات پر ہمسایوں کی ایک مخالف خاتون نے کہا کہ میں نے اس لڑکے میں احمدی ہونے کے بعد بڑی تبدیلی دیکھی ہے۔ جب سے یہ احمدی ہوا تھا اس نے تہجد شروع کر دی تھی۔ باقاعدگی سے صبح تین بجے اس کے کمرے کی لائٹ جل جاتی تھی اور جب میں اس کو احمدیت کی وجہ سے برا بھلا کہتی تھی تو (-) مرحوم کی والدہ بھی جواباً ناراضگی کا اظہار کرتی تھیں۔ اس پر (-) مرحوم اپنی والدہ سے کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں تو اب ہمیں سننا پڑیں گی۔

ابھی ہم نے حضرت مسیح موعود کے اقتباس سے سنا کہ مخالفین تمہیں جو کہیں تم نے صبر کرنا ہے اور ...... نے یہی بات حالانکہ والدہ غیر (از جماعت) تھیں ان کو کہی کہ میری وجہ سے تم کو یہ باتیں سننی پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ ...... کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے خاندان کو بھی احمدیت کے نور سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔

رفیع بٹ صاحب ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شہادت سے ایک ہفتہ قبل ربوہ میں میرے پاس آئے اور پورا وقت جماعت کی خوشحالی اور ترقی کی باتیں کرتے رہے۔ ان کے اندر دعوت الی اللہ کا جنون تھا۔ میں انہیں محلّہ باب الابواب میں ایک دوست کے پاس لے گیا۔ وہاں حوالہ جات کی کاپیاں وغیرہ دیکھ کر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور اپنے موبائل میں کافی حوالہ جات کی تصویریں لیں اور کہا کہ میں جلد واپس آؤں گا اور ان کے پاس جو قیمتی خزانہ ہے اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔

لقمان شہزاد صاحب کی خاص بات یہ تھی کہ وہ روزانہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی روحانیت بہت ترقی کر گئی تھی۔ ان کی مجلس میں بیٹھنے کے بعد ہر فرد ایک نیا جوش و جذبہ لے کر اٹھتا تھا۔

الماس محمود ناصر صاحب مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ لقمان صاحب اس گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں جہاں خاکسار بعد تکمیل تعلیم جامعہ پہلی مرتبہ تعینات ہوا۔ لقمان صاحب خاکسار کے پاس دیر تک بیٹھے رہتے حالانکہ انہوں نے ابھی بیعت بھی نہیں کی تھی۔ علمی مسائل پوچھنے کے ساتھ ساتھ وہ جماعت سے اس قدر قریب ہو چکے تھے کہ دوران گفتگو خود کو جماعت احمدیہ کا فرد ہی سمجھتے اور احمدی اور غیر (از جماعت) کے فرق پر بات کے دوران وہ اپنا ذکر بطور احمدی کرتے۔ بوقت بیعت کم عمری کے باوجود بہت ہی بلند حوصلہ نوجوان تھے۔ ماریں بھی کھائیں جیسا کہ بتایا گیا اور ان پر بڑا دباؤ ڈالا گیا۔ لکھتے ہیں کہ جب ان کو (بیت) میں مارا گیا تو ڈنڈوں سے اور جو رحلیں ہوتی ہیں، جن پر قرآن شریف رکھ کر پڑھا جاتا ہے ان سے بھی مارا گیا۔ گن پوائنٹ پر اغوا بھی کیا گیا جہاں وہ ڈیرے پر گئے اور وہاں سے ان کی والدہ لے کے آئیں اور اس وقت ڈاکٹر بھی کوئی نہیں تھا۔ ان کے دوست غیر (از جماعت) ڈاکٹر نے ہی چھپ کے ان کو اس وقت ابتدائی طبی امداد دی۔

لکھتے ہیں کہ خاکسار نے جو بات شدت سے محسوس کی وہ یہ تھی کہ لقمان احمد صاحب کا پہاڑ جیسا عزم واستقلال تھا۔ تمام تر ظلم و بربریت پر ذرہ بھر بھی پریشان نہ تھے اور نہ ان کے قدم ڈگمگائے بلکہ بہت ہی حوصلہ اور غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ......کا سا نمونہ پیش کیا۔

رانا رؤوف صاحب سعودی عرب سے لکھتے ہیں کہ جماعت سے باقاعدہ اور مستقل رابطہ رکھا لیکن کفیل کی وجہ سے ہمیشہ پریشان رہے۔ کفیل کو ان کے رشتہ داروں اور کام کرنے والوں نے ان کے خلاف ورغلانے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ کافر ہے مگر ان کے کفیل نے کہا کہ یہ لڑکا ہمیشہ فارغ وقت میں قرآن پڑھتا رہتا ہے اور نمازیں وقت پر ادا کرتا ہے۔ یہ کیسا کافر ہے جبکہ تم لوگ نہ نمازیں پڑھتے ہو اور نہ قرآن پڑھتے ہو۔ خصوصی طور پر روزگار کی مشکلات اور احمدی ہونے کی وجہ سے رشتے داروں کی طرف سے مخالفت کا سامنا رہا......۔

جلسہ سالانہ (-) میں پہلی دفعہ شامل ہوئے تو کہتے ہیں خواب میں یہ نظارہ میں نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔

دوسرا جنازہ غائب ہوگا مکرمہ شہزادے ستانوسکا (Scherher Zada Destanouska) صاحبہ۔ یہ مقدونیہ کی رہنے والی ہیں۔ یہ 19 نومبر 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئیں (-)۔ 1996ء میں اپنے میاں کے احمدیت قبول کرنے کے چند ماہ بعد ان کو بیعت کرنے کی سعادت ملی تھی۔ مارچ اپریل 1995ء میں شریف دروسکی صاحب اور شاہد احمد صاحب (-) سفر پر جرمنی سے برووو (Berove) گئے جہاں شریف دروسکی صاحب نے مرحومہ کے میاں اور اپنے عزیز مکرم جعفر صاحب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا جو انہوں نے قبول کر لیا۔ مرحومہ کے شوہر نے بتایا کہ ان کی شادی کو گیارہ بارہ سال ہو چکے تھے اور ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ شاہد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ان کے لئے دعا کا خط لکھا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا فرمایا۔ ابتدا میں یہاں احمدیوں کو مخالفت اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ صبر اور ثابت قدمی سے اپنے ایمان پر قائم رہیں۔ قبول احمدیت سے قبل آپ کو نماز نہیں آتی تھی اور احمدی ہو کر آپ نے نماز سیکھی۔ مقامی لجنہ میں فعال ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مخلص احمدی خاتون تھیں۔ نماز سینٹر سے باقاعدہ رابطہ تھا۔ جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتی تھیں۔ (مربیان) کو اپنے گھروں میں بلاتیں۔ لوکل زبان میں شائع ہونے والی کتب کا مطالعہ کرتی رہتیں۔ مقدونیہ میں ہمارا سینٹر نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی وفات پر (-) میں نہلانے کے لئے لے گئے تو انہوں نے نعش پر قبضہ کر لیا اور مرنے مارنے پر آمادہ ہو گئے اور پھر جنازہ بھی انہوں نے پڑھا اور احمدیوں کو جنازہ نہیں دیا۔ احمدیوں نے بعد میں جنازہ غائب پڑھا ہے۔ لیکن بہرحال ان کے خاوند نے بڑی ہمت اور حوصلہ دکھایا ہے۔ لڑائی نہیں کی۔ وہاں فساد پیدا ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچے اور خاوند کو بھی جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب پنشنر دفتر روزنامہ الفضل کی آنکھ کا مورخہ 21 فروری 2015ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خریداران الفضل سے گزارش

خریداران الفضل سے درخواست ہے کہ الفضل اخبار کے چندہ کے لے جب بنک چیک بھجوائیں تو صرف صدر انجمن احمدیہ کے نام کراس چیک ارسال کریں اور مینیجر روزنامہ الفضل کو بھجوائیں۔ چیک پر الفضل کا نام نہ لکھیں۔ شکریہ

(مینیجر روزنامہ الفضل)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایا جات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔فروری

طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:40
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:04

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 فروری 2015ء

8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 مئی 2009ء
12:00 pm	حضور انور کے ساتھ طلباء کی ایک نشست 19 جنوری 2011ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 فروری 2015ء (سندھی ترجمہ)
10:00 pm	کنونشن جامعہ احمدیہ ربوہ

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel:061-6779794,061-6563536

AHMAD MONEY CHANGER

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Wel come to:

PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.

PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11

Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

---

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔عمدہ ماحول

فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، قوفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپرچلی شامل ہیں۔

مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔

فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک

چھٹی بروز جمعۃ المبارک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر

گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹوگرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0333-3532902

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے

رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن

فون: 0044-7917275766

(ڈیلر حضرات سے معذرت)

SEMINAR STUDY IN

CANADA

ALGOMA UNIVERSITY	SAULT COLLEGE
A Top level Govt. University www.algoma.ca	A top level Govt. College www.saultcollege.ca

Parents & students are invited to Meet Ms. Joanne Elvy (Int. Officer) & get on Spot admission for Sep. 15 intake. (Come with Documents).
- Credit Transfer facility.
- Scholarships = $5,000 Annually
- Co-Op options (Paid work as a part of study)

Venue & Time

Sialkot	Hotel Taj Palace- 23rd Feb. Monday - 2:30 to 6pm
Lahore	P.C Hotel - Board Room "F" -24th Feb. Tuesday - 2:30 to 7pm
Islamabad	Serena Hotel - "Shigar Board Room" - 2nd March Monday - 3pm to 7pm

EC Education Concern®

Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore.
042-35162310/0302-8411770
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype: counseling.educon/

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے

الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز

جرمن ادویات کا مرکز

ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا

سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن

گولڈ پیلس جیولرز

بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

داخلہ نرسری کلاسز 2015ء

الصادق اکیڈمی ربوہ

☆ الصادق اکیڈمی ربوہ میں جونیئر وسینئر نرسری میں داخلہ 14 فروری 2015ء سے شروع ہوگا جوکہ سیٹیں مکمل ہوتے ہی بند کردیا جائے گا۔

☆ جونیئر نرسری داخلہ کے لئے عمر 31 مارچ 2015ء تک اڑھائی سال سے ساڑھے تین سال جبکہ سینئر نرسری کلاس کیلئے عمر $3\frac{1}{2}$ سال سے $4\frac{1}{2}$ سال ہوگی۔

☆ داخلہ فارم الصادق اکیڈمی (ملحقہ مدرسۃ الحفظ) سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ کی دو تصدیق شدہ فوٹو کاپیز منسلک کریں۔

☆ ادارہ میں خواتین اساتذہ کی بھی ضرورت ہے۔

☆ مزید معلومات کیلئے فون پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مینیجر الصادق اکیڈمی 6211637-6214434

FR-10

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- **Intermediate with above 60%**
- **A-Level Students**
- **Bachelor Students with min 70%**
- **Students awaiting result can also apply**

Consultancy+ Admission+Documentation

Even after reaching Germany, pick up service from airport till University

Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany

Office: +4979405035030, **Fax:** +4979405035031, **Mob:** +4917656433243

Email: info@erfolgteam.com **Skype:** erfolgteam, **Web:** **www.erfolgteam.com**